اسلام اور ابلاغ

پچھلے مہینہ ان صفحوں میں اسلام کے خلاف جاری منفی پروپیگنڈہ کی بات کی گئی تھی۔ یہ منفی پروپیگنڈہ چاہے جتنا پھیلا ہوا ہو، چاہے جتنا گہرا ہو، چاہے جتنی اونچی اڑان والا ہو، چاہے جتنے زور وشور سے ہو، اسے منفی انداز سے دیکھنے، برتنے یا نپٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثبت طرح سے ہر منفی بات کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ غلط کو غلط سے کاٹا نہیں جا سکتا ہے۔ صحیح ہی غلط کو توڑ سکتا ہے۔ اپنے ایک دشمن کو اپنے دوسرے دشمن سے لڑا دینا جنگی حکمت عملی میں تو جائز سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ کوئی حق بجانب بات نہیں ہو سکتی۔ منفی (-) منفی (-) مل کر چاہے وہ آپس میں ہاتھ ملائے ہوں یا دست وگریباں، منفی ہی رہیں گے۔ باطل کو باطل کی عینک سے دیکھنے سے ہو سکتا ہے، باطل حق لگنے لگے۔ امیر المومنینؑ نے بھی اپنے خلاف منفی ابلاغ اور منفی چالوں (مکاری) کا جواب دینے کو کبھی منفی ابلاغ اور مکاری کو نہیں اپنایا۔ نہ ہی ان کے برحق جانشینوں اور وارثوں نے ایسی کوئی منفی بات کی۔

اس منفی پروپیگنڈہ کو بھی مثبت انداز میں قبول کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے یہ اسلام کی ابلاغی قوت کے جواب کو بنائی گئی کوئی اسٹریٹجی ہو، لیکن اس طرح بھی یہ اپنے میں اسلام کی ابلاغی قوت کا کھلا ہوا اعتراف سمجھا جا سکتا ہے۔ اسلام کی ابلاغی قوت کوئی عامی اور معمولی سی نہیں ہے۔ اسلام کے پیغام کو ایک جامع ومانع بلیغ جملے (کلمہ۔ وہ بھی چند حرفی) میں سمو دینا اور ایسے زمانہ میں اس کی پیغام رسانی جب ذرائع ابلاغ اپنی تنگی کا رونا رو رہے ہوں، وسائل نقل وحمل میں گھوڑا اسب سے ترقی یافتہ شکل ہو، اس کی پیغام رسانی کرنا اور ایسے کہ کوئی ڈیڑھ دو دہائی (دو دہائیاں بھی پوری نہ ہوں گی) میں ریگستانی اجٹ علاقہ عرب اور ساتھ میں گردونواح کے اچھے خاصے خطہ کی در و دیوار سے وہی کلمہ پھوٹتا رہا اور رواج کرتا رہا، یہ خود اپنے میں بڑا ابلاغی کارنامہ ہے۔ اس میں کوئی معجزہ کا عنصر بھی شامل سمجھے تو سمجھے، بہر حال یوں بھی یہ ابلاغی (تبلیغی) کارنامہ 'شخصی انسانی' عنصر سے خالی نہیں ہو سکتا۔

میں معجزہ کے حدود نہیں جانتا، نہ ہی یہ کہ معجزہ کب، کیسے اور کس حد تک ہوتا ہے ان سوالوں کے فول پروف (Fool Proof) یا باطل پروف جواب نہیں تلاش کر سکتا۔ اس لئے اپنی ناقص نظر میں تو یہ ابلاغی کارنامہ سراسر ہمارے حضورؐ، ہمارے پیارے نبیؐ کا ذاتی کارنامہ ہے۔ اگر ترسیل آپ کے فرائض منصبی میں شامل نہ ہوتی تو سوچ سکتا تھا کہ معجزہ بھی آپ کے کارنامہ میں شامل حال ہوگا۔ آپ کے پاک ہاتھوں میں قرآن پاک بے شک معجزہ تھا اور ہے۔ لیکن وہ ابلاغی سے کہیں زیادہ بیانیہ کا بلاغتی معجزہ ہے۔ وہ پیغام ہے، پیغام کی جامعیت ومعنویت کا کلی معجزہ ہے۔ لیکن پیغام رسانی کے لئے زبانِ رسالت پناہؐ کا محتاج ہے۔ (یتلو علیھم آیاتہ)

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اس کا فروغ سراسر حضرت ختمی مرتبتؐ کا ذاتی ابلاغی کارنامہ ہے۔ اسلام کی اپنی ابلاغی قوت پر گفتگو آئندہ کبھی انشاء اللہ۔

(م۔ ر۔ عابد)